روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
سوموار 13 جنوری 2014ء 11 ربیع الاول 1435 ہجری 13 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 11

دلبر مرا یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خداتعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ155)

خداتعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔

(نجم الہدیٰ۔روحانی خزائن جلد 14 صفحہ4 ترجمہ از عربی)

خداتعالیٰ نے ہمارے سیدومولیٰ نبی آخرالزمان کو جو سیدالمتقین تھے انواع واقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔

(راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ155)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح عظیم اپنے مخالفوں پر حاصل ہوئی کہ بجز نبی صادق دوسرے کے لئے ہرگز میسر نہیں آسکتی۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ305)

دنیا میں معصوم کامل صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن جلد 17 صفحہ324)

تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ345)

نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ13,14)

نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ14)

روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

’’ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں۔ پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔‘‘

(روزنامہ الفضل مورخہ 7 دسمبر 2004ء)

توجہ فرمائیں!

☆ کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں؟
☆ کیا آپ کے گھر کے تمام افراد روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

ہفتہ حصول وعدہ جات

تحریک جدید

وکالت مال اوّل تحریک جدید کی طرف سے مؤرخہ 24 تا 31 جنوری 2014ء ہفتہ حصول وعدہ جات تحریک جدید سال 2013-14ء منایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ جلد از جلد تحریک جدید کے وعدے مقامی سیکرٹریان کو لکھوائیں۔ نیز سیکرٹریان تحریک جدید جلد از جلد وعدہ کی فہرست مکمل کرکے 31 جنوری 2014ء تک دفتر ارسال کر دیں۔ وعدہ جات مکمل کرتے وقت مرکز سے دیئے گئے ٹارگٹ کو ضرور مدنظر رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

متقی بننے کیلئے دعا بھی کرو اور تدابیر بھی کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوسکتی۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرتؐ کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لیے نیچے اُترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اُس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ مَیں نے توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھُٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا۔ تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہیں ہیں جو کہ آج کل لوگ استعمال کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے۔ ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لیے تدبیر سے کام لینا چاہئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئیں بلکہ صوفیاء نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لیے دعا بھی کرو اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان نے تدابیر سے کچھ تیاری نہ کی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آوے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نہ کرے نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے صرف دعا کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج تیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی؟ دعا اس وقت فائدہ دے گی جب وہ کلبہ رانی کر کے زمین کو تیار رکھے گا۔

عُجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں ان سے انسان کو بچنا چاہئے انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہاں ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو ان سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہئیں کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔...... ایک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انہوں نے ایک دینی خدمت کے واسطے کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا۔ ان کے وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھ کر ایک شخص اُٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لا کر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی۔ مولوی صاحب نے اسی وقت مجلس میں اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت میں بنالیا اور یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر باآواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے میں مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ اصل میں یہ مال میری والدہ کا ہے اور مَیں اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا اچھا لے جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اُٹھا کر لے گیا۔ یا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کر دی کہ بڑا بیوقوف ہے۔ روپیہ لانے سے اوّل کیوں نہ ماں سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے۔ روپیہ دے کر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنالیا وغیرہ وغیرہ جب مولوی صاحب وعظ کر کے چلے گئے تو رات کو دو بجے وہ شخص وہ روپیہ لے کر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگا کر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کر کے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا۔ اس لیے میں نے شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے یہ تدبیر کی تھی۔ اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہوں کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہ فلاں نے یہ روپیہ دیا۔ اب مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا۔ اس نے کہا مجھے یہ لعنتیں منظور ہیں مگر ریا سے بچنا چاہتا ہوں۔ تو یہ رِیا اور عجب بڑی بیماریاں ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصّے مکانات کے بچانے کے لیے ایک مکان کو خود بخود گراتا ہے۔ تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہیں لیکن ایک کشمکش اندر قلب میں باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانواں ڈول رہتا ہے ان سے نجات پانے کے لیے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالیٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 566)

مکرم ملک طاہر احمد صاحب

اردو زبان کی ترویج و ترقی میں جماعت احمدیہ کا کردار

اردو زبان کی ترویج و ترقی میں اور اس کو ایک بین الاقوامی زبان کے ڈھالنے میں افراد جماعت احمدیہ کا شاندار کردار نہ صرف یہ کہ تاریخی ہے بلکہ منفرد بھی ہے اور یہ سلسلہ شروع ہوتا ہے بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دور سے جب آپ نے دین حق کی تائید میں اور حضرت رسول کریم ﷺ کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے 83 کتب تحریر فرمائیں جن میں سے صرف 18 کتب عربی زبان میں ہیں اور باقی تمام کتب اردو زبان میں ہیں اور ان کے کل صفحات بشمول عربی کتب کے 11 ہزار سے اوپر ہیں۔ اس کے علاوہ اردو زبان میں آپ کے ارشادات اور تقاریر ہیں جو ''ملفوظات'' کے نام سے 5 جلدوں میں موجود ہیں۔ پھر اردو زبان میں اشتہارات ہیں جو تین جلدوں میں محفوظ ہیں اور پھر اردو زبان میں آپ کے خطوط ہیں جو ''مکتوبات احمد'' کے نام سے 7 جلدوں میں محفوظ ہیں۔

(روزنامہ الفضل 7 اکتوبر 2009 صفحہ 5 تا 7)

عربی، فارسی اور اردو زبان میں منظوم کلام اس کے علاوہ ہیں۔

آپ کے بعد آپ کے خلفاء کرام اور دوسرے خدام دین کی تمام کاوشیں اردو زبان میں ہیں۔ اس وقت خاکسار اردو زبان کی ترویج و ترقی میں ان زود نویس افراد کے کردار کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو عام طور پر سامنے نہیں آتے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں آپ کے ارشادات اور تقاریر کا لکھنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کے ذمہ تھا جو ان کو حضور کی زندگی میں اخبار بدر اور الحکم میں شائع فرماتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کا دور خلافت 1914ء سے شروع ہوا تو آپ کی تقاریر کو ساتھ ساتھ لکھنے کیلئے زود نویس حضرات کی ضرورت بہت شدت سے محسوس کی گئی کیونکہ آپ سلطان البیان تھے اور عام طور پر آپ کی تقاریر 3 یا 4 گھنٹوں پر محیط ہوتی تھیں اور بعض اوقات اس سے بھی کہیں زیادہ وقت کے لئے اور تسلسل اور روانی اور سلاست اور علم و معرفت اور حکمت کے موتی بکھیرتی جاتی تھیں۔ ایک بہتا ہوا دریا ہوتی تھیں۔ ان کو ساتھ ساتھ سمیٹنا ایک عام لکھنے والے کے بس کی بات نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص چنیدہ بندے ہی یہ کام کر سکتے تھے اور انہوں نے کیا بھی۔

حضرت مولانا یعقوب طاہر صاحب کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک ایسا وجود عطا فرمایا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیشتر تقاریر کو قلم بند کیا۔ انہوں نے کچھ مخصوص اشارات وضع کئے ہوئے تھے جن کی امداد سے وہ حضور کی تقریر کے ساتھ ساتھ ان اشارات کو لکھتے جاتے اور پھر بعد میں تقریر کو صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کرتے اور پھر حضور کی منظوری کے بعد وہ تقریر شائع ہوتی تھی۔

حضرت مصلح موعود کا زمانہ خلافت 52 سال پر محیط ہے۔ حضور کی وفات 1965ء میں ہوئی اور اس سے ایک سال پہلے 1964ء میں حضرت مولانا یعقوب طاہر صاحب بھی وفات پا گئے۔

1914ء سے غالباً 1950ء تک جماعت کو کوئی مشینی ایجاد ایسی میسر نہ تھی کہ جو حضرت مصلح موعود کی تقاریر کو ریکارڈ کر سکتی۔ بعد میں یہ چند ایک تقاریر ریکارڈ ہو سکیں لیکن اس کے باوجود زود نویس حضرات اپنا کام کرتے رہے۔ حضرت مصلح موعود جو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق تھے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھے ان کے علوم جماعت تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ روزنامہ الفضل تھا جس میں زود نویس حضرات کے لکھے ہوئے حضرت مصلح موعود کے خطبات، خطابات اور تقاریر شائع ہوتی تھیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص تصرف تھا کہ اس نے اس زمانہ میں تکمیل اشاعت دین حق کے کام کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود اور ان کے بعد ان کے خلفاء کرام کو ایسے خدام دین عطا فرمائے جو یہ کام ان کی ہدایات و راہنمائی میں نہایت احسن رنگ میں بجالائے اور اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی رہنمائی میں دین حق جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے 204 ممالک میں نفوذ کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی۔

اے اردو زبان تو وہ خوش قسمت زبان ہے جو عربی زبان (جو کہ زبانوں کی ماں ہے) کے بعد تکمیل اشاعت دین حق کے لئے چن لی گئی تو اپنی اس خوش بختی پر جس قدر بھی ناز کرے کم ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور برگزیدہ لوگ ہی لے کر آگے چلے اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا تا آنکہ دین حق اور حضرت رسول کریم ﷺ کا نام اور ان کی تعلیم تمام دنیا میں پھیل جائے۔ لیکن یہ یاد رکھ کہ اپنے محسنوں کو مت بھول جنہوں اپنے دن رات ایک کر کے تیری آبیاری کی اور تجھے دین حق کا گلستان بنا دیا۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 13

حضرت سلطان القلم اور اُردو ادب

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنے جن خاص اور منتخب بندوں کو اعلاء کلمۃ الحق کی غرض سے ماموریت کے ارفع واعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے انہیں وہ علم وحکمت کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کی خوبیوں سے بھی ضرور نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس عطائے خاص کے زیر اثر وہ علوم و معارف اور حقائق ودقائق ہی کے دریا نہیں بہاتے بلکہ دنیا کو روح القدس کی تائید کے ایک زندہ نشان کے طور پر اپنے کلامِ بلاغت نظام اور دلکش و دلآویز حسنِ بیان کا معجزہ بھی دکھاتے ہیں۔ وہ بفضل اللہ تعالیٰ حق وصداقت کے حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ کو اثر وجذب میں ڈوبے ہوئے ایسے پُرشکوہ الفاظ اور پُر درد پُرسوز انداز میں بیان کرتے ہیں کہ ان کی زبانِ فیض ترجمان اور قلمِ معجز بیان سے نکلا ہوا لفظ لفظ سعید الفطرت انسانوں کے دلوں میں اترتا چلا جاتا ہے اور وہ حق پر بے اختیار فریفتہ ہوکر اس کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے مامور روح القدس کی تائید سے زبان و بیان اور اظہارِ خیال کے لئے اسالیب کو رواج دے کر ادب کو جس نئے حسن اور نئی رعنائی سے ہمکنار کرتے ہیں اُس میں اور زمینی ادیبوں کی رنگین نگارشات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ وہ زمینی ادیبوں کا تتبع نہیں کرتے بلکہ اس میدان میں بھی راہ نمائی کا فرض ادا کر کے قلوب انسانی کی طرح زبان و ادب کی تطہیر کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر دکھاتے ہیں۔ اِس طرح ان کے آنے سے دنیائے ادب میں بھی انقلاب آئے بغیر نہیں رہتا۔ ان کے پیدا کردہ علمِ کلام اور زمینی اہلِ قلم حضرات کی نگارشات میں ادبی اور فنی محاسن کے اعتبار سے وہی فرق ہوتا ہے جو ایک دستِ قدرت کی شاہکار حسین وجمیل وادی کے قدرتی حسن اور انسانی ہاتھوں کے لگائے ہوئے خوبصورت وخوشنما باغ کے مصنوعی حسن میں پایا جاتا ہے۔ دونوں کا دلکش ودلفریب منظر نظر نواز ہوکر مسرت وانبساط کے جذبات کو ابھارتا ہے۔ لیکن ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مسرتیں اپنی کیفیت اور اثر کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں جہاں وادی کے قدرتی حُسن سے لطف اندوز ہوکر دل صانع حقیقی کی حمد سے بھر جاتا ہے وہاں انسانی ہاتھ کے لگائے ہوئے باغ کی چمن بندی باغ لگانے والے ماہروں کی ہنرمندی کو سراہنے پر ابھارتی ہے اور وہ ایک وقتی انبساط سے ہمکنار کرنے کے سوا کوئی مستقل دیرپا اور مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ اول الذکر کی ردعمل **الحمد للہ** اور **سبحان اللہ** کی شکل میں ظاہر ہوکر تطہیر قلب کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوتا ہے جبکہ مؤخر الذکر کا ردِ عمل واہ واہ اور آہا ہا تک ہی محدود رہ کر طبیعتوں میں کوئی مستقل اثر چھوڑے بغیر ختم ہوجاتا ہے۔

جس طرح ایک حسین وجمیل اور سرسبز و شاداب وادی کے حسن و جمال اور اس کی آرائش و تزئین میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوتا اور وہ سراسر دستِ قدرت کا ایک شاہکار ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ماموروں کا کلام اور حسن بیان از اول تا آخر روح القدس کی تائید کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ وہ خدا کے بلائے ہی بولتے ہیں اور خدائی اِذن کے ماتحت ہی ان کا قلم معجز رقم جنبش میں آتا ہے۔ اسی لئے ان کا بیان اور اسلوبِ تحریر تکلف وتصنع، بناوٹی عبارت آرائی اور مصنوعی رنگینی ورعنائی سے یکسر مبّرا ہوتا ہے۔ جب وہ گویا ہوتے یا اپنے قلمِ معجز رقم کو جنبش میں لاتے ہیں تو پُرشکوہ وپُرعظمت، پُرجلال، پُرہیبت، پُروقار، پُرتمکنت الفاظ دریا کی روانی کی طرح بےساختہ انداز میں نکلتے چلے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جذب وکشش اور اثر اندازی واثر انگیزی ان کے کلام میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ زمینی ادیبوں کی نگارشات میں یہ بات نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اسی لئے مامورین الٰہی کا کلام زمینی ادیبوں اور انشا پردازوں کی پُرتکلف، بناوٹی اور بے رخ نگارشات سے ممیّز و ممتاز ہوتے ہوئے ان پر غالب آئے بغیر نہیں رہتا۔ دل ان کے کلام کی طرف کھچتے ہیں اور روحوں پر ان کی اثر انگیزی کی وجہ سے وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نبی کو ہی اپنے اپنے رنگ میں فصاحت و بلاغت کا اعجاز عطا ہوا۔ لیکن اس اعجاز کا سب سے اعلیٰ واولیٰ واجلیٰ اور سب سے کامل ومکمل واکمل ظہور سید الانبیاء خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود ہی میں ہوا۔ ہرچند کہ آپؐ اُمّی تھے لیکن فصاحت و بلاغت کا اعجاز آپ پر انتہائی اوجِ کمال کو پہنچا ہوا تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ خدائے ذوالعرش ہی آپ کا استاد تھا اور فصاحت و بلاغت کا کامل وصف اس نے خود اپنی جناب سے آپ کو عطا کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عطاء خاص کے رنگ میں آپؐ کے اس بے مثال وصف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

خلق الانسان ٥ علمه البيان ٥

(الرحمٰن آیت 4، 5)

یعنی خدا نے ہی انسان کامل (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو بنایا اور اسے فصاحت و بیان کی زبردست قوت بخشی۔

جس کا معلم خود معلمِ حقیقی تھا وہ فصاحت و بلاغت میں کیوں نہ یکتائے روزگار ہوتا۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے تحدیثِ نعمت کے رنگ میں فرمایا۔ **انا افصح العرب**۔ یعنی مَیں فصیح ترین عرب ہوں نیز فرمایا **بعثت بجوامع الکلم**۔ یعنی میں جامع ومانع کلمات لے کر مبعوث ہوا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے غلام کامل حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فصاحت و بلاغت کا اعجاز بطورِ خاص عطا کیا گیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے الہام خاص میں ’’سلطان القلم‘‘ یعنی قلم کا بادشاہ قرار دیا (تذکرہ طبع سوم، صفحہ 408) نیز اسی طرح ایک اور الہام میں آپ کے ’’حُسن بیان‘‘ کے وصف سے متصف ہونے کی خود بشارت دی (تذکرہ طبع سوم، صفحہ 514) اور اس طرح دنیا پر آشکار فرمایا کہ یہ قلم کا بھی دھنی ہے اور قلم ہی کی طرح حسنِ بیان میں بھی اپنا جواب نہیں رکھتا۔ چنانچہ آپ نے بھی قلم وزبان کے اِس اعجاز کا تحدیثِ نعمت کے طور پر متعدد بار ذکر فرمایا۔ مثال کے طور پر ایک جگہ فرماتے ہیں:

میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے۔

(ترجمہ نور الحق حصہ اول، صفحہ 28)

زبان کا یہ اعجاز سراسر خدا داد تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی کہ گویا میں نہیں فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم، ص 311)

حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نتیجہ میں احیائے حق کی جو نہایت مستحکم اور وسیع بنیاد پڑی اس کے طفیل ساتھ کے ساتھ زبان اردو کی قسمت بھی جاگ اٹھی۔ یہ زبان اُس وقت تک دنیا کے ایک محدود علاقے کی زبان اور برصغیر کے غیر اسلامی اثرات کے زیرِ اثر پروان چڑھنے والی ایک مخصوص ثقافت کی ترجمان تھی اور تھی بھی علمی اور روحانی اعتبار سے سراسر بے جان۔ اس میں بس زبان کا چٹخارہ ہی چٹخارہ تھا۔ علمی اور روحانی مسائل بیان کرنے کا نہ حوصلہ تھا نہ یارا۔ اشاعت و غلبۂ حق کی آسمانی مہم کے روبراہ آنے سے اردو کو الہامی زبان کا درجہ حاصل ہوا اور یہ پہلی بار صحیح معنوں میں علمی زبان بننے اور الٰہیات کے دقیق مسائل کی وسعت وگہرائی کے مطابق اپنے دامنِ استعداد کو وسیع وعمیق بنانے کی اہلیت سے ہمکنار ہوئی۔ اس آخری زمانہ میں دین کی لازوال وبے مثال صداقتوں کے اظہار اور ان کی سائنسی تشریح وتوضیح کے لئے خدا کی نظر انتخاب اردو پر پڑی اور اس طرح اس کے مرتبہ ومقام کو وہ رفعت اور سربلندی نصیب ہوئی کہ اس تک رسائی قبل ازیں اس کے لئے ممکن نہ تھی۔ اردو کی اس خوش بختی اور خوش نصیبی کا حضرت مسیح موعود نے بہت ہی اچھوتے انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب ’’تحفہ گولڑویہ‘‘ میں اولاً اس امر پر روشنی ڈالی کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ کو تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے مخصوص فرمایا تھا اس لئے اس زمانہ میں اشاعت کے غیر معمولی سامان بھی اس نے مہیا فرما دیئے، اس کے بعد رقم فرمایا:

’’سو اس وقت حسب منطوق آیت **و اخرین منهم** ...... اور نیز حسب منطوق آیت **قل یا ایها الناس** ...... تمام خادموں نے جو ریل تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اُردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبانِ حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرضِ اشاعت پُورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے، کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافۂ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 ص 262)

سو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نتیجہ میں اردو زبان دین کی لازوال و بے مثال صداقتوں کے نہایت مہتم بالشان اظہار اور اس طرح دنیا میں غلبۂ حق کے اظلال وآثار کو نمایاں کرنے کا باعث بنی اور پھر خدائی منشاء کے بموجب آئندہ زمانہ میں بین الاقوامی زبانوں میں شمار کئے جانے کا غیر معمولی امتیاز اس کے حصہ میں آیا۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی اور خارق عادت تائید ونصرت اور اس کی دی ہوئی توفیق کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی بیش بہا تصانیف میں دین کی بے مثال و لازوال صداقتوں کو معجزانہ قوت وشوکت کے ساتھ پیش فرمایا تو اردو کا دامن ازخود نئے اسالیبِ بیان، نئے محاورات اور نئی اصطلاحات سے مالا مال ہوتا چلا گیا۔ آپ کی کتب نثری ادب کے اسالیب بیان اور اصنافِ سخن کے ایسے ایسے نادر نمونوں سے مملو ہیں کہ اُس دَور کے نامور ادیب اور اہلِ قلم ایک انشاء پرداز کی حیثیت میں آپ کے دبدبہ و جلال اور دستِ قدرت سے آپ کو عطا ہونے

والے غایت درجہ کمال پر حیران وششدر رہوئے بغیر نہ رہے۔ان کی وہی حالت ہوئی کہ زبانیں گُنگ اور قلم شکستہ کہیں تو کیا کہیں اور لکھیں تو کیا لکھیں۔ان میں سے بعض کو تعصب میں مبتلا ہونے کے باوجود زبان و بیان اور انشا پردازی پر آپ کی بے انداز قدرت کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہی پڑا اور ادیب اور انشاء پرداز تعصب سے بالا ہوکر آج بھی آپ کی اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی تحریرات پڑھتے ہیں تو ان میں جا بجا بکھرے ہوئے ادبی شہ پاروں پر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھتے ہیں۔وہ ان ادبی شہ پاروں کو پڑھتے ہیں اور سَر دھنتے ہیں اور جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا کبھی کبھی عالمِ وارفتگی میں پکار اٹھتے ہیں دنیا نے اُردو کے اس عظیم محسن کی بیش بہا خدمات کا اعتراف نہ کرکے انصاف کا خون کیا ہے۔

حق یہ ہے کہ اسالیب بیان مثلاً ازالہ واما لہ، لف ونشر، تشبیہات و استعارات، محاورات و اصطلاحات، تلمیحات و تمثیلات، استخراج و استدلال، تجنیسِ لفظی وتجنیس صوتی، نیز صنعتِ مراۃ النظیر، صنعتِ تکرار، اور صنعتِ تضاد کے نہایت ہی نادر نمونے اس کثرت سے آپ کی تصنیف کردہ کتب میں ملتے ہیں کہ قوت وشوکت اور بے انداز قدرت کے آئینہ دار ان بے مثال نمونوں کو کسی زمینی ادیب اور انشاء پرداز کی نگارشات میں تلاش کرنا سعی لاحاصل کے مترادف ہے۔اچھوتے اسالیب بیان کے نمونوں کا انتخاب پیش کرنا کسی کے لئے بھی آسان نہیں ہے اس لئے کہ یہاں تو ایں ہمہ خانہ آفتاب است کی مثال صادق آئے بغیر نہیں رہتی۔نگاہ یہ فیصلہ کرنہیں پاتی کہ کس حصہ عبارت کو لے اور کس کو چھوڑے اور دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ ؎

زِ فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست

تاہم رعایت وقت کے پیشِ نظر معجزانہ فصاحت و بلاغت کے ناپیدا کنار سمندر میں سے ایک قطرہ کے طور پر چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ان سب نمونوں کی عبارت میں چڑھے ہوئے دریا کی سی روانی وسلاست، شوکت وہیبت، نیز موجوں کے ترنم ریز زیروبم کی حلاوت کے علاوہ حسب موقعہ عظمت وجلال۔ ہمدردی وغم خواری، جانسوزی وجاں سپاری نیز نرمی و ملاطفت کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ روح القدس کی تائید سے لکھی ہوئی یہ تمام تحریرات حضور کی جملہ دیگر تحریرات کی طرح تکلف وتصنع اور بناوٹ سے یکسر پاک ہوتے ہوئے کمال بے ساختگی کے باعث دلکش و دلفریب وادی کی طرح قدرتی حُسن وجمال کا ایک دلکش مرقع ہیں۔

مثال کے طور پر حضور نہایت ہی حسین تشبیہات و استعارات سے کام لیتے ہوئے دنیا کی زینتوں پر جان دینے والے ابناء الارض کو ان کی نفسیات کے مطابق مخاطب کرتے ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت عطا کرنے سے متعلق اپنی دلی تڑپ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے، اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے، اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ **سچا خدا!** اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی ہے۔مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔'' (اربعین، روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

پھر اس بارہ میں کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرکے اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں اور دلی درد و اضطراب جاں سوزی و جاں سپاری اور نوعِ انسان کی انتہائی ہمدردی وغم خواری کا ایک اور اچھوتا اور غایت درجہ دلوں پر اثر کرنے والا انداز ملاحظہ ہو۔فرماتے ہیں اور کس تڑپ اور لگن کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خُدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا، یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

اب ذرا صنعت تکرار کا جس سے عمومیت اور احاطۂ کل کا تاثر قلب و ذہن پر مرتسم ہوتا ہے۔ ایک نادر نمونہ ملاحظہ ہو حضور فرماتے ہیں:

''ایک پتہ بھی بجز اس کے امر کے گر نہیں سکتا اور بجز اس کے حکم کے نہ کوئی دوا شفا دے سکتی ہے اور نہ کوئی غذا موافق ہوسکتی ہے اور ہر ایک چیز غایت درجہ کے تذلل اور عبودیت سے خدا کے آستانہ پر گری ہوئی ہے اور اس کی فرمانبرداری میں مستغرق ہے۔ پہاڑوں اور زمین کا ذرہ ذرہ، اور دریاؤں اور سمندروں کا قطرہ قطرہ اور درختوں اور بوٹیوں کا پات پات اور ہر ایک جز ان کا، اور انسان اور حیوانات کے کل ذرات خدا کو پہچانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی تحمید و تقدیس میں مشغول ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 32)

ادب میں تاثر کو گہرا اور اجاگر کرنے کے لئے صنعتِ تضاد سے کام لیا جاتا ہے۔اس اسلوب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضور اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں: ؎

گر نبودے دو مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہدِ گلفام را

اِس صنعت کے مسحور کن نمونے بھی حضور کی تحریرات میں بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔چند ایک مثالیں ملاحظہ ہوں۔حضرت سلطان القلم فرماتے ہیں۔

تم ''ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پرانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 45)

اسی طرح حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔تم توبہ کی بیعت کرکے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 68)

صنعتِ تضاد کا اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں رقم فرماتے ہیں:

''اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ، اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آ گیا ہے۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا، اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے۔ تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو اور نیز اُس نُور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کو مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بد دعائیں مت کرو۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 19 ص 53)

دقیق اور مغلق بات کو دل موہ لینے والی نہایت ہی خوبصورت تشبیہات کے ذریعہ انتہائی عام فہم انداز میں بیان کرنے کی مثالیں بھی حضور کی تحریرات میں بہت عام ہیں۔چنانچہ ایک مثال ملاحظہ ہو۔حضرت سلطان القلم یقین اور معرفتِ تامہ کی انقلاب انگیز تاثیر کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے، اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے، مگر اُن دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں، اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔کیسا مشکل کام ہے۔آہ صد آہ۔''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14، صفحہ 245)

یہ چند نمونے معجزانہ فصاحت و بلاغت کے ناپیدا کنار سمندر کے ایک قطرہ کے طور پر پیش کئے گئے ہیں ورنہ معجزانہ فصاحت و بلاغت کے جملہ بیش بہا نمونوں کو اسالیب بیان کے لحاظ سے مرتب کیا جائے تو ہزاروں ہزار صفحات بھی انہیں اپنے اندر سمیٹنے کے لئے ناکافی ہیں۔حضرت سلطان القلم کی تحریرات ایک دلکش و دلفریب نہایت ہی حسین و جمیل وادی کے قدرتی حسن سے اس طرح معمور ہیں جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔ باغبانوں کے ہاتھ سے آراستہ کئے ہوئے چمن ہائے رنگیں کے مصنوعی حُسن سے یہ مبرا ہیں۔یعنی عبارت کی بے مقصد رنگینی اور زبان کا پھوکا چٹخارہ ان میں نام کو بھی نہیں ہے۔آپ کا انقلاب انگیز ادبی کارنامہ ہی یہ ہے کہ آپ نے اردو ادب میں ایک ایسے پُر جلال و پُر شوکت اور پُر وقار و پُر تمکنت استدلالی اسلوب تحریر کی بناء ڈالی ہے جس میں زبان و بیان کے قدرتی حُسن کی فراوانی کے باوجود مقصدیت نگاہوں سے ایک لمحہ کے لئے بھی اوجھل ہونے نہیں پاتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تحریرات قاری کو اپنی طرف نہیں کھینچتیں بلکہ قاری کا دل خود ان کی طرف بے اختیار کھنچتا ہے۔اس طرح آپ نے ادب اردو میں یکسر ایک نئے اسلوب تحریر کو رواج دے کر اسے وہ خوبصورتی اور وقار بخشا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔آپ کے منفرد اسلوبِ تحریر کی یہی وہ بے مثال خوبی ہے کہ جس سے آپ کے مخالف اہلِ قلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور انہیں بھی انشاء پردازی میں آپ کا لوہا مانتے ہی بن پڑی۔چنانچہ مرزا حیرت

دہلوی نے آپ کے وصال پر ''کرزن گزٹ'' میں جونوٹ شائع کیا اس میں لکھا:

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں (دین) کی کی ہیں، وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں، اس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی......اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو جچے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے......اگرچہ مرحوم کے اردو علم ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ اپنا جلوہ دکھا دیتا ہے تو بھی اس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔''

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون 1908ء)

اور جناب ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار ''وکیل'' امرتسر نے لکھا:

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا، جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی، جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے، اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں، وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا، جو شورِ قیامت بن کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا......دنیا سے اٹھ گیا۔''

(اخبار وکیل امرتسر مئی 1908ء)

اور مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی ایم۔اے، پی ایچ ڈی صدر شعبۂ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روایت ہے کہ 1959ء میں جب وہ اورینٹل کالج لاہور میں ایم۔اے (اردو) کے طالب علم تھے تو ادبیات اردو کے نہایت نامور استاد محترم پروفیسر سید وقار عظیم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف ''کشتی نوح'' کا مطالعہ کرنے کے بعد ایک روز کلاس میں لیکچر کے دوران فرمایا:

''مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر کسی ہم عصر کی تحریر سے کم نہیں لیکن ہم تعصب کی وجہ سے اس کو نظر انداز کرتے ہیں۔ وہ وقت قریب ہے کہ ادب میں سے تعصب کو نکال کر ادبی تصنیفات کا جائزہ لیا جائے گا۔''

(بحوالہ ''الفضل'' 29 مارچ 1959ء، صفحہ 3)

آخر میں ایک بات اور عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے خدائی تائید و نصرت کے ماتحت اردو ادب میں جس نئے اسلوب کی بناء ڈالی ہے اور اردو ادب کی جس سنجیدہ و پُر وقار حُسن و رعنائی سے ہمکنار کیا ہے آئندہ دنیا اُسی کو اپنائے گی اور یہی اسلوب و انداز باقی رہے گا تمام دوسرے قدیم و جدید اسالیب نسیاً منسیا ہو کر کالعدم ہو جائیں گے۔ زندہ وہی اسلوبِ تحریر رہے گا جو حضرت مسیح موعود کا اسلوب ہے اور زبانِ اردو کا وہی رنگ و روپ زندہ و پائندہ رہے گا جس میں حضرت مسیح موعود نے دین کی صداقتوں کو دنیا پر آشکار فرمایا ہے۔ باقی تمام اسالیب زبان و بیان کے لئے موت مقدر ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے:

(یعنی) میری قلم خواہشات کی ناپاکیوں سے بچائی گئی ہے اور مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے تراشی گئی ہے۔ میری نوکِ قلم کا نیک اثر باقی رہے گا۔ یہ نشان زدہ گھوڑے کے سُموں کے نشان کی طرح نہیں ہے کہ زمانہ اسے مٹانے پر قادر ہو سکے۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 200،
ترجمہ از عربی عبارت)

دنیا لاکھ تعصب سے کام لے اور حضرت سلطان القلم کے بلند پایہ اسلوب تحریر کو لاکھ خاطر میں نہ لائے وہ وقت آتا ہے کہ بڑے بڑے ادیبوں اور انشاء پردازوں کا پتّا پانی ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اگلوں اور پچھلوں سب کے چراغ گُل ہو جائیں گے۔ ایک ہی چراغ روشن رہے گا اور قیامت تک ادبِ اُردو کے شبستانوں کو اپنے نور سے بقعۂ نور بناتا چلا جائے گا اور وہ ہے حضرت سلطان القلم کے علم کلام اور حسن بیان کا چراغ۔ اب زبان و بیان کا یہی اسلوب اور اس کا بعینہٖ یہی رنگ و روپ جو اس چراغِ نورٌ علیٰ نور کی ضیا پاشی سے بھرپور و معمور ہے سند شمار ہو گا اور سب کی گردنیں ادب و احترام سے اب اسی کے آگے جھکیں گی۔ ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا اس لئے کہ یہ خدائی تقدیر ہے اور کون ہے جو خدائی تقدیر کو بروئے کار آنے سے روک سکے۔

(ماہنامہ انصار اللہ، مارچ 1973ء)

مکرم راجہ مسعود احمد صاحب یوکے

والد محترم راجہ محمد نواز صاحب کا ذکر خیر

قسط دوم آخر

علم دوستی کی ایک اور مثال عرض ہے۔ آپ وقف زندگی تھے۔ غالباً 1953ء۔ 1954ء کی بات ہے آپ مرکز کی طرف سے کراچی میں جماعتی تعمیرات کی نگرانی پر مامور تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ گزارہ الاؤنس میں بمشکل گزارہ ہوتا تھا۔ لیکن علم کی پیاس بھی بجھانی ہوتی تھی۔ **آپ صبح اخبار خریدتے۔ اخبار پڑھنے کے بعد وہی اخبار آپ کے ناشتہ کی تیاری کے لئے ایندھن کا کام** دیتا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ آپ نے ایسا فرائی پین رکھا ہوا تھا۔ جس کا پیندا بہت باریک تھا۔ ٹین کی طرح۔ معمولی تپش سے گرم ہو جاتا تھا۔ آپ تھوڑی سی اخبار پھاڑ کر جلاتے اور فرائی پین گرم ہونے پر اس میں مکھن کی ٹکیہ ڈال دیتے۔ جب پگھل جاتی۔ پھر اخبار کا ٹکڑا جلاتے اور انڈہ فرائی کر لیتے۔ نیز ڈبل روٹی کے ٹوسٹ بھی گرم کر لیتے۔ اس طرح روزانہ اخبار کا مطالعہ بھی ہو جاتا اور ناشتہ بھی تیار ہو جاتا۔

آپ کی ذاتی لائبریری میں جماعتی کتب کے علاوہ ہندو پاک کی تاریخ پر تمام مشہور اور مستند کتب موجود تھیں آپ کا مغلیہ تاریخ کا گہرا مطالعہ تھا۔ بابر بادشاہ نے بھیرہ جاتے ہوئے کلر کہار پڑاؤ کیا اور اپنی فوج سے خطاب کیا اور ایک باغ بھی لگوایا۔ جس کا نام باغ صفاء رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس باغ کے نشان مٹ گئے۔ چار سو سال کے بعد راجہ محمد نواز صاحب نے کلر کہار کھدائی کرائی اور بابر بادشاہ کے لگائے ہوئے باغ کی چار دیواری کی بنیادیں دریافت کیں۔ مغلوں کا اصول تھا جہاں بھی باغ لگاتے اُس کی چار دیواری بناتے تھے۔ محکمہ آثار قدیمہ کی ایک ٹیم لاہور سے خاص طور پر اِس مقصد کے لئے آئی کہ دیکھے راجہ صاحب کی دریافت کہاں تک درست ہے۔ اُنہوں نے آثار طرزِ تعمیر اور اینٹوں کے سائز وغیرہ کا معائنہ کرنے کے بعد اپنے محکمہ کو رپورٹ دی کہ راجہ صاحب کی تحقیق درست ہے۔ جس کے بعد محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائریکٹر خان ولی اللہ خان صاحب خود کلر کہار تشریف لائے۔ کھدائی اور دیگر آثار دیکھنے کے بعد آپ کی تحقیق کی تصدیق کی اور لاہور جا کر شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی تحقیق اور تحقیقی کام کو سراہا۔ وہ خطوط اب بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔

ضلع جہلم اور چکوال کے تمام سیاسی لوگ ممبران ضلع کونسل چیئرمین ضلع کونسل۔ صوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبران آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ اچھی شہرت کے سرکاری افسران (بیوروکریٹس) سے آپ کے مثالی تعلقات تھے۔

ایک مرتبہ الیکشن کا زمانہ تھا۔ چکوال سے ایک سیاسی پارٹی بمع اپنے حامیوں کے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرانے جہلم آئی۔ آپ نے ان کا دوپہر کا کھانا کیا ہوا تھا۔ دوسرے روز ان کی مخالف پارٹی کاغذات نامزدگی جمع کرانے جہلم آئی آپ نے ان کی بھی دوپہر کے کھانے کی دعوت کی ہوئی تھی۔ مجھے بڑا عجیب لگا۔ میں نے والد صاحب سے پوچھا یہ کیا بات ہے آپ نے دونوں مخالف پارٹیوں کی دعوت کی ہے اور دونوں نے قبول کی ہے۔ فرمانے لگے دونوں سیاسی پارٹیاں میرا دل سے احترام کرتی ہیں۔ دونوں سے اچھے تعلقات ہیں اور دونوں مجھے غیر جانبدار سمجھتے ہیں۔ الیکشن کے بعد جب دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے بدلے لیں گی تو میں پھر درمیان آ جاؤں گا اور ان کو ایک دوسرے سے دشمنی کرنے اور بدلے لینے سے رکوانے کی کوشش کروں۔ اس طرح میں اِن کی دشمنیاں ختم کراتا ہوں۔ جس وجہ سے یہ لوگ دل سے عزت کرتے ہیں۔ یہ سب میرے ہمدردی کے جذبہ اور غیر جانبداری کی وجہ سے ہے اور میں ان کے لئے دعا بھی کرتا ہوں۔

ایک اور واقعہ یاد آیا۔ الیکشن کا زمانہ قریب تھا۔ جہلم کے راجگان نے ایک میٹنگ کی۔ جس میں آئندہ الیکشن کا لائحہ عمل تیار کرنا اور ارکان قومی و صوبائی اسمبلی کے نام تجویز کرنے کا پروگرام فائنل کرنا تھا۔ یہ میٹنگ چیئرمین ضلع کونسل راجہ عظمت کمال صاحب کے دفتر میں ہو رہی تھی۔ اس میٹنگ میں راجگان گروپ کے مختلف برادریوں کے سربراہ نیز صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کے ممبران کے علاوہ تحصیل کونسل اور ضلع کونسل کے ممبران شامل تھے۔ میں بھی اس میٹنگ میں بیٹھا تھا۔ میٹنگ کے دوران دفتر کا چپڑاسی اندر آیا اور چیئرمین ضلع کونسل کو بتایا کہ راجہ نواز صاحب آ رہے ہیں۔ جس پر چیئرمین ضلع کونسل نے چپڑاسی سے کہا کہ کمرے کی کھڑکیاں کھول دو۔ پردے ایک طرف کر دو اور پنکھا چلا دو تا کہ سگریٹ کا دھواں نکل جائے اور چند دوست جو سگریٹ پی رہے تھے انہوں نے سگریٹ بجھا دیئے۔ یہ کیا تھا۔ یہ اس شخص کا احترام تھا جو لوگوں کے دِلوں میں تھا اور اُس شخص کا اخلاق تھا۔ جو دلوں پر اثر کرتا تھا۔ وہ متقی اور باخدا انسان تھا۔ اللہ نے اسے عزت بخشی ہوئی تھی۔ کیونکہ دراصل وہ خدا کا ہو چکا تھا۔

میں اس زمانے میں طالب علم تھا۔ صدر ایوب خان کا زمانہ تھا۔ سردار خضر حیات صاحب جو صدر ایوب کی کابینہ کے ممبر تھے اور مسلم لیگ کے پارلیمانی سیکرٹری تھے۔ وہ چکوال آئے۔ والد صاحب ان کو ملنے کے لئے چکوال گئے میں بھی ساتھ تھا۔ جب ہم سردار صاحب کی کوٹھی پہنچے تو کوٹھی کے صحن میں دو تین سو افراد کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ سامنے سردار صاحب کے ساتھ ضلعی انتظامیہ کے افسران اور علاقہ کے معززین بیٹھے تھے۔ جونہی والد صاحب کوٹھی کے گیٹ سے اندر آئے سردار خضر حیات صاحب کی آپ پر نظر پڑی سردار صاحب چل کر آگے آئے۔ جھک کر احتراماً آپ کے گھٹنوں کو ہاتھ لگایا۔ (جس طرح پرانے خاندانوں میں رواج تھا کہ جس کو عزت دینی ہوتی

تھی اُن کو جھک کر ملتے اور گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے تھے) اور سیدھے اپنی کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں لے گئے اور معافی مانگی۔ میرے لئے یہ منظر حیران کن تھا۔ اتنے بڑے آدمی کا اس احترام سے ملنا اور پھر معافی مانگنا۔ معافی مانگنے کے بعد سردار خضر حیات صاحب نے فرمایا بھائی جی میں بھول گیا تھا۔ ابھی کمشنر کو فون کر کے آپ کا کام کراتا ہوں۔ پھر سردار صاحب نے کمشنر راولپنڈی ڈویژن کو فون کر کے فوری آرڈر کرنے کیلئے کہا۔

چوہدری محمد علی صاحب جو کسی زمانے میں پاکستان کے وزیر خزانہ رہے ہیں۔ صدر ایوب خان صاحب کا زمانہ تھا آپ نے چوآسیدن شاہ جلسہ کرنا تھا۔ جلسہ سے ایک روز قبل چوہدری محمد علی صاحب چوآسیدن شاہ آئے۔ اُنہوں نے رہائش کیلئے چوآسیدن شاہ ضلع کونسل کا ریسٹ ہاؤس بک کرایا ہوا تھا۔ شام کے وقت اُن کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا ریسٹ ہاؤس میں رہائش کا پرمٹ (اجازت نامہ) منسوخ کر دیا گیا ہے۔ آپ رات کو ریسٹ ہاؤس میں قیام نہیں کر سکتے۔ اسی طرح جس گراؤنڈ میں اُنہوں نے جلسہ کرنا تھا انتظامیہ نے پانی چھوڑ دیا تا کہ وہاں جلسہ نہ کر سکیں۔ اس وقت اس طرح کے حربے حکومتی پارٹی کی طرف سے مخالفین کے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے کئے جاتے تھے۔ جس وقت آپ کو علم ہوا آپ نے چوہدری محمد علی صاحب کو پیغام بھجوایا کہ آپ رات میرے گھر قیام کر لیں نیز جلسہ کا انتظام بھی کر دیا جائے گا۔

آپ غیر سیاسی شخصیت تھے لیکن کسی کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی پسند نہیں کرتے تھے اور ظلم کے خلاف آواز اٹھاتے تھے۔ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ دوسرا فریق کتنا با اثر اور صاحب اقتدار ہے۔ چوہدری محمد علی صاحب راجہ محمد نواز صاحب کے گھر آ گئے اور والد صاحب نے اُن کے جلسہ کا انتظام گورنمنٹ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں کرا دیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ راجہ صاحب اور چوہدری محمد علی صاحب اس سے قبل کبھی ایک دوسرے سے نہیں ملے تھے اور نہ ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ رات جب کھانا کھا چکے اور گپ شپ شروع ہوئی تو چوہدری محمد علی صاحب احمدیوں کے خلاف کوئی بات شروع کرنے لگے تو فوراً راجہ محمد فرامرز صاحب نے چوہدری محمد علی صاحب کو ٹوکا اور کہا کہ مسلمانوں کا تو یہ حال ہے کہ اُنہوں نے آپ کو رات کو سونے کے لئے بھی جگہ نہیں دی اور آپ کا جلسہ خراب کرنے کے لئے گراؤنڈ میں پانی چھوڑ دیا ہے۔ **یہ شخص جس کے گھر آپ قیام فرما ہیں اور جنہوں نے آپ کی رہائش جلسہ گاہ کا بھی انتظام کر دیا ہے جس کو آپ جانتے بھی نہیں یہ شخص احمدی ہے۔ اخلاق کا موازنہ کر لیں۔**

ایک اور دلچسپ واقعہ عرض کرتا ہوں۔ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ بھٹو صاحب وزیر اعظم تھے (چند روز قبل ہی حکومت پاکستان نے احمدیوں کو سیاسی اغراض کے لئے غیر مسلم Declare کیا تھا) آپ کسی بیوہ کی پنشن اور ایک یتیم پڑھے لکھے نوجوان کو نوکری دلانے کے لئے لاہور گئے اور پیپلز پارٹی کے ایک بااثر دوست کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ کے کسی اور دوست کو بھی لاہور میں کوئی کام تھا۔ جب اس کو پتہ چلا کہ راجہ صاحب لاہور گئے ہیں۔ وہ فون پر آپ کو تلاش کر رہا تھا۔ اس شخص کے جہاں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔ فون آیا۔ ٹیلیفون آپ کے ایک دوست راجہ محمد فرامرز صاحب نے Attend کیا۔ راجہ محمد فرامرز صاحب نے اُس آدمی کی آواز پہچان لی اور کہنے لگے **اگر آپ نے غیر مسلم سے بات کرنی ہے وہ تو نماز عشاء پڑھ رہے ہیں اگر مسلمان سے بات کرنی ہے تو میں حاضر ہوں۔**

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے آپ کا گہرا تعلق تھا۔ آپ کی دعوت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آخری شکار (تیتر کا شکار) نالہ ڈوھمن ضلع چکوال کیا۔ جس کا انتظام آپ نے کیا تھا۔ خلفاء احمدیت سے آپ کا غیر معمولی تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث آپ سے بہت پیار محبت سے پیش آتے۔ بہت شفقت فرماتے۔ اسی طرح خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بھی غیر معمولی اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ جب بھی خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعائیہ خط لکھتے۔ آخری فقرہ یہ ہوتا دعا کریں میرا انجام بخیر ہو (چونکہ میں ان کی ڈاک لکھتا تھا اس لئے مجھے پتہ ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا اور خواہش کہ انجام بخیر ہو قبول فرمائی آپ کا انجام بخیر ہوا۔ آپ کے انجام کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ آپ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کیلئے 28 جولائی 1987ء لندن آئے۔ تین ماہ تک لندن قیام کیا اور 22/ اکتوبر 1987ء کو واپس پاکستان پہنچے۔ خاکسار آپ کو لینے کیلئے اسلام آباد ایئر پورٹ گیا۔ جب آپ کسٹم ہال پہنچے تو مجھے گلے ملے اور پہلا فقرہ یہ تھا مسعود مجھے جہلم دفن کرنا میں نے جواباً کہا بہت اچھا۔ اباجی جہلم ہی دفن کریں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو اچھی طرح جانتا تھا فوراً سمجھ گیا وقت قریب آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واپسی کی بشارت دے دی ہے۔ آپ لوکل گورنمنٹ میں ٹھیکیداری کرتے تھے۔ آپ نے ایک پراجیکٹ (Project) کے بل کی ادائیگی کے متعلق پوچھا کہ اس کا کیا بنا۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ دس بارہ یوم تک ادائیگی ہو جائے گی۔ فرمایا جب پے منٹ ہو جائے تو اُس میں سے چندہ ادا کر دینا اور 4-5 ہزار روپے بیت الحمد کیلئے بھی دے دینا اور کچھ جہلم شہر کی بیت کی تعمیر پر خرچ کر دینا۔ اس کے بعد فرمایا کچھ دنوں سے میری ایسی روحانی حالت ہے جس کو الفاظ میں بیان کرنے کیلئے موزوں الفاظ نہیں ملتے بس عجیب مزیداری کیفیت ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شدید خواہش ہے اور میری روح چاہتی ہے کہ جلد از جلد اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو جائے۔ بار بار فرماتے اب میری روح جلد سے جلد اپنے مولیٰ کے پاس حاضر ہونے کے لئے شدت سے منتظر ہے اور عجیب لذت اور سرور کی کیفیت ہے پھر فرمایا میری یہ کیفیت کچھ دنوں سے ہے دعا کریں میری یہ کیفیت آخری وقت تک برقرار رہے۔ اس کے بعد وفات تک روزانہ یہی فرماتے دعا کریں میری یہ کیفیت آخری وقت تک برقرار رہے۔ ایک دن فرمانے لگے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے واپسی کا بتایا ہے میں نے بہت غور کیا ہے۔ کوئی خواہش باقی نہیں۔ کوئی کام بقایا نہیں۔ ہر ذمہ داری ادا کر چکا ہوں۔ بیکار اور بے مقصد زندگی کوئی زندگی نہیں۔ لندن میں حضور انور سے الوداعی ملاقات کر آیا ہوں۔ بس اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضری کا منتظر ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش کی لذت اور سرور کی کیفیت آخری روز تک رہی۔ خوش تھے کہ میں اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس جا رہا ہوں۔ کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔

آخری مطالعہ

آپ کو حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بہت محبت تھی۔ اپنی مجالس میں اکثر حضرت چوہدری صاحب کا ذکر بڑے محبت بھرے انداز میں کرتے۔ وفات سے قبل آخری رات آخری مطالعہ تحدیث نعمت کا صفحہ 64 ہے۔ اس میں یہ اقتباس بھی ہے۔ میرا ہر ذرہ تیری بخشش اور تیرے احسانوں کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ میں تجھ سے بہت راضی ہوں تو اپنی لا انتہا بخشش اور رحمت سے مجھے ایسی گھڑی میں بلائیو جب تو بھی مجھ سے راضی ہو اور مجھے اپنی بارگاہ میں رسوا نہ کیجیو۔ آمین

الحمد للہ وفات سے قبل چند ہفتوں سے جس روحانی لذت و سرور کی کیفیت سے گزر رہے تھے آپ اسی لذت اور سرور کی کیفیت میں مورخہ 29/ اکتوبر 1987ء کی صبح ساڑھے تین بجے انجام بخیر کو پہنچے اور ہمیشہ کیلئے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

اسی روز بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد احمدیہ قبرستان جہلم امانتاً تدفین کی گئی۔ مورخہ 16 جنوری 2003ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی اجازت سے آپ کے جسد خاکی کی بہشتی مقبرہ ربوہ منتقلی ہوئی۔

اے جانے والے تجھے اللہ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ رکھے اللہ کے پیاروں کا قرب حاصل ہو اور اللہ کی سلامتیاں۔ رحمتیں اور برکتیں ہر لحظہ ہر آن تجھ پر نازل ہوتی رہیں۔ آمین

وسیع دل

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ایسا وسیع دل دیا ہے کہ میں دشمن کے لئے بھی بددعا کرنا پسند نہیں کرتا۔ ایک شخص نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ کے لئے تم بددعا کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا دل دیا ہوا ہے۔ تو جو شخص دشمنوں تک کے لئے بددعا نہیں کرتا وہ دوستوں کے لئے کیا کیا دعائیں کرتا ہوگا۔

(الفضل 18 جنوری 1927ء)

میں فخر کے طور پر نہیں بلکہ آپ لوگوں کو تحریص دلانے کے لئے کہتا ہوں کہ ہمارے سلسلہ کا سب سے بڑا دشمن ثناء اللہ ہے۔ مجھے اس سے بھی محبت ہی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں میں کسی سے دشمنی کے لئے پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ پس آپ لوگوں کو بھی چاہئے کہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار کا ہی سلوک کرو۔ (الفضل 17 مئی 1920ء)

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے۔ ان کے متعلق بھی اپنے دل میں کبھی بغض نہیں پایا اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے (دین) کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔...... ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

(الفضل یکم مئی 1940ء ص 3)

1925ء میں کابل میں دو احمدیوں کو شہید کر دیا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کر کے اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آ جائیں۔ میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔......

میں ان کی اس حرکت پر جو انہوں نے ہمارے دو اور بھائیوں کو سنگسار کر دینے کی ہے اپنے دل میں کوئی غیظ اور غضب نہیں پاتا بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں خدا کے قول اور اخلاق کے خلاف ہم سے اور ہماری نسلوں سے ایسی حرکت سرزد نہ ہو۔......

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5 جنوری 2013ء کو ثمر احمد واقف نو ولد مکرم ڈاکٹر قمر احمد شہزادہ صاحب راولپنڈی کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے قرآن کریم کے چند حصے سنے اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم شیر محمد صاحب کا پوتا اور مکرم سعید احمد اختر صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت عزیزم کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم باترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد ابراہیم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ مکرم محمد اظہار صاحب اور مکرمہ مریم اظہار صاحبہ کو ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا مورخہ 22/اکتوبر 2013ء کو عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام محمد افتخار عطا فرمایا ہے۔ نومولود ہمارے خاندان میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیت کی چھٹی نسل سے ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد احمد عطا صاحب دارالنصرت ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد امین صاحب نائب امیر گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم طارق وحید صاحب واقف نو کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے ایک بیٹے کے بعد مورخہ 23 دسمبر 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام انیلہ وحید عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد سلیم صاحب کی پوتی اور مکرم محمود احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی فعال زندگی والی، والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، احمدیت کی سچی خادمہ، خاندان کا نام روشن کرنے والی اور اطاعت گزار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا نثار احمد خان صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی مکرمہ آنسہ الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد آصف صاحب ناصر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے 27 دسمبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو ایقان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نیز تحریک وقف نو میں بھی منظور فرمایا ہے نومولود پیدائشی کمزوری کی وجہ سے بعض پیچیدگیوں سے دوچار ہے اور فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت یونٹ میں زیر علاج ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچے کو شفا کاملہ وعاجلہ سے نوازے نیز نیک، صالح، درازی عمر والا اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم صداقت حیات صاحب ولد مکرم رحمت خاں صاحب مرحوم دارالنصرت ربوہ کی ماموں زاد محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شوکت حیات خاں صاحب اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ حالت خاصی تکلیف دہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم لقمان احمد قمر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم گلزار احمد شاہد صاحب امیر ضلع سکھر ایک لمبے عرصہ سے ہیپاٹائٹس سی کے مریض ہیں۔ ان کے جگر میں رسولی بھی ہے۔ ہر قسم کا علاج کروایا ہے مگر آرام نہیں آیا۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ مکرمہ ساجدہ گلزار صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع سکھر بھی بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو صحت وسلامتی والی درازی عمر سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رفیق مبارک میر صاحب (واقف زندگی) وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی امی جان (تائی جان جنہوں نے خاکسار کو پیدائش سے ہی گود لے لیا ہوا تھا اس طرح خاکسار کے لئے بمنزلہ والدہ تھیں) مکرمہ نصیرہ مبارک میر صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج میر محمد مبارک احمد صاحب مرحوم مورخہ 26 دسمبر 2013ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 27 دسمبر کو بعد نماز جمعہ بیت المبارک میں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت بابو روشن دین صاحب آف سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ آپ کو سعودی عرب میں اپنے بیس سالہ قیام کے دوران متعدد حج اور عمرے ادا کرنے کی توفیق ملی۔ ربوہ آنے کے بعد ناصر آباد شرقی میں قریباً 20 سال تک سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سادہ اور باترجمہ پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے ایک لمبا عرصہ بطور نائب صدر لجنہ اماء اللہ ناصر آباد شرقی اور دیگر شعبہ جات میں خدمات کی توفیق پائی۔ مرحومہ خوش خلق، حلیم الطبع، کم گو اور دھیمہ لہجہ رکھنے کی وجہ سے ہردلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی اور خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ آخری کچھ سالوں میں نظر اور یادداشت میں کمزوری کے باوجود ہر وقت صرف اور صرف نماز کی طرف توجہ رہتی تھی اور بھولنے کی وجہ سے ایک ہی نماز کئی کئی بار ادا کرتی رہتی تھیں۔ آخری چند مہینوں میں صحت اور یادداشت میں مزید کمزوری کی وجہ سے بات کرنا بھی بھول گئی تھیں۔ تاہم زبان پر صرف اور صرف کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد جاری رہتا تھا۔

خاکسار احباب جماعت اور رشتہ دار حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، جنہوں نے خود تشریف لاکر، بذریعہ فون، خطوط اور ای میل وغیرہ خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ سے تعزیت کی ہمارے دکھ میں شامل ہوئے اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کی امی جان مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

مکرم وسیم احمد بابر صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6 جنوری 2014ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امۃ الاعلیٰ عطا فرمایا ہے نیز وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اکرم صاحب نصیر آباد غالب ربوہ کی پوتی اور مکرم عبدالغفور صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ بچی کو نیک، صالحہ، لمبی عمر والی زندگی والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منظور احمد گل صاحب چک نمبر 287 ج۔ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم مقصود احمد گل صاحب ولد مکرم غلام علی گل صاحب سابق سیکرٹری مال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مہروں اور پٹھوں میں بعض پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

گمشدہ تھیلا

مکرم دانیال احمد باسل صاحب ولد مکرم نصیر احمد اختر صاحب دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا ایک عدد تھیلا مورخہ 9 جنوری 2014ء کو ناصر فائر سروس ربوہ سے گھر آتے ہوئے سائیکل سے گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو اس نمبر پر اطلاع دے دیں۔ شکریہ

0332-2517549

گمشدہ بٹوہ

مکرم محمد احمد نعیم صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 7 جنوری 2014ء کو خاکسار کا بٹوہ مریم سکول دارالنصر سے گھر آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو اس نمبر پر اطلاع دیں۔ شکریہ

0335-2175945

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بنگلہ ڈیسک بیلجیئم کے تحت دینی نشست

رپورٹ: اظہر الدین خندکر۔ انچارج بنگلہ ڈیسک بیلجیئم

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بیلجیئم کو بنگلہ ڈیسک کے تحت 20 اکتوبر 2013ء کو شام چار بجے بنگلہ زبان بولنے والے افراد کے ساتھ ایک دینی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس دعوت الی اللہ کے پروگرام میں شمولیت کے دعوت نامے بیلجیئم کے تمام بڑے شہروں میں بنگلہ زبان بولنے والے احمدی احباب کی مدد سے تقسیم کئے گئے۔ ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے تعارفی پمفلٹ اور سی ڈیز بھی تقسیم کی گئیں۔ یہ اجلاس محترم امیر صاحب بیلجیئم کی زیرنگرانی بیت ہال میں منعقد ہوا۔ اس میٹنگ میں 24 مہمانوں نے شرکت کی ان مہمانوں کا تعلق بیلجیئم کے مختلف شہروں مثلاً Liege, Leauven, Hasselt, St-Truiden Brussell اور Antwerpen سے تھا۔

مہمانوں نے موجودہ دنیا اور (-) کی یورپ میں صورتحال، قرآن و حدیث کی رُو سے امام مہدی کی سچائی اور دجال کی حقیقت کے بارے میں سوالات کئے۔ جن کے تفصیلی اور تسلی بخش جوابات محترم مربی صاحب اور امیر صاحب نے انگریزی اور اردو زبان میں دیئے جن کا بنگالی ترجمہ انٹورپن کے صدر جماعت محترم این اے شمیم صاحب نے خوش اسلوبی سے کیا۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی تواضع روایتی بنگالی کھانوں سے کی گئی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں میں برکت دے اور لوگوں کو سچائی کو پہچاننے اور سچے دل سے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013ء)

تعطیل

❁ مورخہ 14 جنوری 2014ء کو 12 ربیع الاول 1435ھ کے سلسلہ میں سرکاری تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

23 جنوری 2014ء

12:00 am	آخری زمانہ کی علامات
12:45 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
6:00 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:05 am	شمائل نبویؐ
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 4 مارچ 1997ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء (بنگلہ ترجمہ)
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:05 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیویا کا دورہ

خبریں

جانوروں کی نسل کے خاتمے سے غذائی اجزا کی ترسیل متاثر

برطانیہ میں ہونے والی ایک تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ایمازون کے خطے میں 12 ہزار سال پہلے بڑے جانوروں کی نسل ختم ہونے سے علاقے میں غذائی اجزا کی ترسیل کا ایک بڑا ذریعہ بھی ختم ہوگیا۔ محققین کا کہنا ہے کہ شاید آرمادیلو جیسے بڑے جانور اپنے فضلے اور جسم کے ذریعے پودوں کو مفید غذا پہنچایا کرتے تھے، ان بڑے جانوروں کی نسل ختم ہونے کے اثرات اب بھی نمایاں ہیں جس سے ہاتھی جیسے بڑے جانوروں کی نسل ختم ہونے سے پیدا ہونے والے اثرات کے حوالے سے سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ محققین کی ٹیم نے ریاضی کا ایک ایسا ماڈل تیار کیا ہے جس کے ذریعے بڑے جانوروں کی نسل ختم ہونے سے ایمازون کے ایکو نظام پر پیدا ہونے والے اثرات کا حساب لگایا جا سکتا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعے کئے گئے ٹیسٹ کے مطابق بڑے جانوروں کی نسل فنا ہونے سے ایمازون میں فاسفورس کے پھیلاؤ میں 98 فیصد کمی آئی۔

(روزنامہ دنیا 13 اگست 2013ء)

سڑکوں پر کولنگ مشینوں کی تنصیب

چین میں شدید گرمی کے باعث چینی حکومت نے شہریوں کے لئے سڑکوں پر کولنگ مشینیں نصب کر دی ہیں۔ چین کے سیاحتی علاقے چانگ شو میں جولائی میں نصب کی گئیں یہ کولنگ مشینیں سیاحوں اور شہریوں کو گرم موسم میں سکون فراہم کرتی ہیں، ایک کلومیٹر میں 1500 مشینیں درختوں اور کھمبوں پر لگائی گئی ہیں۔ یہ مشینیں چینی حکومت نے سیاحوں کو سہولت دینے کیلئے لگائی ہیں جس سے شہری بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 13 اگست 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 13 جنوری

طلوع فجر	5:43
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:27

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

13 جنوری 2014ء

2:15 am	خلافت خامسہ کا بابرکت عشرہ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
6:30 am	گلشن وقف نو لجنہ، ناصرات آسٹریلیا
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اکتوبر 2013ء
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2008ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سیکنڈے نیویا

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10

سٹی پبلک سکول دارالصدر جنوبی ربوہ
(کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری ہے)
ادارہ ہذا نے سکول کا نام الصادق اکیڈمی (بوائز ہائی سکول) سے تبدیل کر کے سٹی پبلک سکول رکھ لیا ہے اور نئے نام سے محکمہ تعلیم سے رجسٹرڈ کروالیا ہے۔
● نئے جوش اور ولولہ سے تدریس کا عمل جاری ہے۔
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں۔
منجانب: پرنسپل سٹی پبلک سکول (ربوہ) 047-6214399

حبوب مفید اٹھرا
ایک ماہ کی دوا -/140 روپے مکمل کورس -/1650 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

مکان برائے فروخت
پانچ مرلہ فرنٹ
6/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0333-9799870

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ